1966_1_129_234

1 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپوٹس 1966

مہنت کوشالیہ داس

بنام

سٹیٹ آف مدراس

7 مئی 1965

اے۔کے۔سارکر، ایم ہدایت اللہ اور وی۔راماسوامی، جسٹسز۔

ضابطہ فوجداری (ایکٹ 5 آف 1898)، دفعہ 243، 362(2)(A) -دفعہ 243-کیا لازمی-خلاف ورزی، اگر مقدمے کی سماعت کو خراب کرتی ہے - اگر دفعہ 362(2)(A) کو ختم کرتی ہے۔

اپیل کنندہ کو پولیس نے گرفتار کر لیا اور مدراس ممنوعہ قانون کی دفعہ 4(1)(A) کے تحت اس الزام پر فوری طور پر پریذیڈنسی مجسٹریٹ، مدراس کے سامنے پیش کیا گیا کہ اس کے پاس بغیر کسی اجازت نامے کے اپنے احاطے میں لکڑی کے ڈبے میں چھپائی گئی ایک خاص مقدار میں گانجا موجود تھا۔ اپیل کنندہ نے جرم قبول کیا اور اس درخواست پر مجسٹریٹ نے اسے مجرم قرار دیا۔ اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی، جس میں الزام لگایا گیا کہ وہ ایک ناخواندہ شخص تھا، انگریزی یا تامل یا کسی دوسری جنوبی ہندوستانی زبان سے واقف نہیں تھا اور وہ صرف ہندی جانتا تھا جیسا کہ اتر پردیش میں بولی جاتی تھی، کہ کارروائی غیر ضروری جلد بازی کے ساتھ کی گئی تھی، کہ اس نے واقعی الزام کو قبول نہیں کیا اور اس نے مجسٹریٹ کے سامنے جرم یا کارروائی کے مضمرات کو کبھی کم نہیں سمجھا۔ ہائی کورٹ نے پریذیڈنسی مجسٹریٹ سے رپورٹ طلب کی جس نے پیش کیا کہ جرم کی تفصیلات اور اپیل کنندہ کی طرف سے جرم کی درخواست کو اپیل کنندہ کو ایک مترجم بنچ کلرک نے سمجھایا تھا جس نے ہندی میں امتحانات پاس کیے تھے، اور اپیل کنندہ کے الزامات جھوٹے تھے۔ اس کے بعد ہائی کورٹ نے اپیل کو مسترد کر دیا۔ سرٹیفکیٹ کے ذریعے اپیل میں، اپیل کنندہ نے، دیگر باتوں کے ساتھ، دعوی کیا کہ مجسٹریٹ نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 243 کی لازمی دفعات کی تعمیل نہیں کی، کہ اپیل کنندہ کو منصفانہ مقدمے کی سماعت کے مواد سے محروم رکھا گیا تھا، کہ اپیل کنندہ کی سزا قانونی طور پر غلط تھی۔

منعقد: فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 243 کے تقاضے لازمی ہیں اور ان دفعات کی خلاف ورزی مقدمے کی سماعت کو خراب کرتی ہے اور سزا کو قانونی طور پر کالعدم قرار دیتی ہے۔ اس دفعہ کی ضرورت محض

ایک خالی رسمی حیثیت نہیں ہے بلکہ انصاف کے مناسب انتظام کو محفوظ بنانے کے مقصد سے ایک ٹھوس معاملہ ہے۔ یہ ضروری ہے کہ دفعہ کی شرائط کی سختی سے تعمیل کی جائے کیونکہ ملزم کے اپیل کے حق کا انحصار اس صورت حال پر ہوتا ہے کہ آیا اس نے قصوروار ہونے کا اعتراف کیا ہے یا نہیں اور اسی وجہ سے مقنّنہ کا مطالبہ ہے کہ ملزم کی طرف سے مجرم کی درخواست میں استعمال کیے گئے عین الفاظ، جتنا ممکن ہو، اس کی اپنی زبان میں درج کیے جائیں تا کہ کسی غلطی یا غلط فہمی کو روکا جا سکے۔(233D-F)

ضابطے کی دفعہ 243 ایک خاص نوعیت کی شق ہے اور تشریح کے اچھی طرح سے قائم کردہ اصول کے مطابق کہ خصوصی شق کو ترجیح دی جائے گی اور ضابطے کی دفعہ (A)(2)362 کی عمومی شق کو ختم کر دے گی۔(234A-B)

ضابطہ اخلاق کی دفعہ 243 میں طریقہ کار کی خلاف ورزی ملزم کی سزا کو کالعدم قرار دینے کے لیے کافی سنگین تھی۔ ریکارڈ سے یہ واضح تھا کہ اپیل کنندہ کا اعتراف کے دفعہ 243 کے مطابق "اس کے استعمال کردہ الفاظ میں جتنا ممکن ہوا تنا" ریکارڈ نہیں کیا گیا تھا۔(233F, B-C)

کوین۔ امپرر بنام ایرگاڈو، ایل۔ آر۔ 15 مدراس 85، شیلا بالا داسی بنام امپرر، آئی۔ ایل۔ آر۔ 62، cal1127 اور مکندی لال بنام سٹیٹ، اے۔ آئی۔ آر۔ 1952، All 212، منظور شدہ۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار :1963 کی دیوانی اپیل نمبر 131۔

29 اپریل کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف اپیل۔ 1963 کی فوجداری اپیل نمبر 251 میں مدراس ہائی کورٹ کا 1963۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ای۔ سی۔ اگروالا اور پی۔ سی۔ اگروالا۔

جواب داں کے لیے اے رنگا ندھم چیٹی اور اے وی رنگم۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راما سوامی، جسٹس۔ یہ اپیل آئین کے آرٹیکل (c)(1)134 کے تحت مدراس ہائی کورٹ کے 29 اپریل 1963 کے فوجداری اپیل نمبر 251 میں دیے گئے ایک فیصلے کے ذریعے لائی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ سری مہنت کوشلیا داس کو مدراس ممنوعہ قانون کی دفعہ (a)(1)4 کے تحت سزا اور ایک سال کی سخت قید اور 50 روپے جرمانے یا ایک ماہ کی سخت قید کی سزا کی تصدیق کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ سری بیرگھی ماتم کا موروثی مہنت ہے-ایک راہبانہ نوعیت کا ہندو مذہبی اور خیراتی ادارہ۔ اپیل کنندہ ماتم احاطے، ایلیفینٹ گیٹ، مدراس میں رہ رہا ہے جو ایک عوامی عبادت گاہ ہے۔ 22 مارچ

1963 کو صبح تقریبا 10 بجے اپیل کنندہ کو پولیس نے گرفتار کر لیا اور اسی دن مدراس ممنوعہ قانون کی دفعہ (a)(1)4 کے تحت اس الزام پر آٹھویں پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے فوری طور پر پیش کیا گیا کہ اس کے پاس بغیر کسی اجازت نامے کے ماتم احاطے میں لکڑی کے خانے میں چھپائے ہوئے 3,960 گرام گانجا موجود تھا۔اپیل کنندہ نے الزام قبول کیا اور اس درخواست پر مجسٹریٹ نے اسے ایک سال کی سخت قید اور 50 روپے جرمانے کا مجرم قرار دیا، ڈیفالٹ میں ایک ماہ کے لیے سخت قید۔اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں 1963 کی فوجداری اپیل نمبر 251 کو ترجیح دی جس میں الزام لگایا گیا کہ اس کی بینائی بہت خراب اور عیب دار ہے، کہ وہ ایک ناخواندہ شخص ہے، انگریزی یا تامل یا کسی دوسری جنوبی ہندوستانی زبان سے واقف نہیں ہے اور وہ صرف ہندی جانتا ہے کیونکہ یہ اتر پردیش میں بولی جاتی تھی۔انہوں نے یہ بھی شکایت کی کہ ان کے پاس اپنے وکیل یا اپنے شاگردوں سے مشورہ کرنے کا وقت نہیں ہے، کہ کارروائی غیر ضروری جلد بازی کے ساتھ کی گئی، کہ انہوں نے واقعی الزام قبول نہیں کیا اور وہ جرم کے مضمرات یا مجسٹریٹ کے سامنے کارروائی کو کبھی نہیں سمجھتے۔اپیل کنندہ نے ان الزامات کے سلسلے میں ہائی کورٹ کے سامنے اپیل کی حمایت میں حلف نامہ دائر کیا۔جے کیلاشم نے اپیل گزار کے حلف نامے میں لگائے گئے الزامات کے حوالے سے آٹھویں پریذیڈنسی مجسٹریٹ سے رپورٹ طلب کی۔23 اپریل 1963 کو مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کی:

" مترجم نے ملزم کو جرم کی تفصیلات سمجھائیں۔اس عدالت کے بینچ کلرک سری ایم سکومارا راؤ نے ہندی میں اس کا ترجمہ ملزم میں کیا تھا، جنہوں نے ہندی میں امتحان پاس کیا ہے۔ملزم کی طرف سے قصوروار ہونے کی درخواست کی عدالت میں سری ایم سکومارا راؤ نے بھی تشریح کی۔حلف نامے میں موجود الزامات جھوٹے ہیں۔"

اس کے بعد جسٹس کیلاسم نے سزا اور سزا کی تصدیق کی اور اپیل کو مسترد کر دیا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے فاضل وکیل نے یہ دلیل پیش کی کہ مجسٹریٹ نے دفعہ 243 کی لازمی دفعات کی تعمیل نہیں کی۔فوجداری ضابطہ اخلاق، کہ اپیل کنندہ کو منصفانہ مقدمے کی سماعت کے مواد سے محروم کر دیا گیا ہے، اور یہ کہ اپیل کنندہ کی سزا قانونی طور پر غلط ہے۔اپیل کنندہ کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ مدراس ممنوعہ قانون کی دفعہ (a)(1)4 کے تحت ممنوعہ اشیاء کے قبضے کے جرم کے ضروری اجزاء کو قانون کے معاملے کے طور پر قائم نہیں کیا گیا ہے۔

اس مرحلے پر، اپیل کنندہ کے خلاف آٹھویں پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی طرف سے بنائے گئے الزام کے

ساتھ ساتھ مقدمے میں سنائے گئے فیصلے کو دوبارہ پیش کرنا ضروری ہے۔ چارج مندرجہ ذیل ہے:

"22 مارچ 1963 کو C2 حدود میں نمبر 1 جنرل متھیا مدالی اسٹریٹ پر صبح تقریباً 8 بجے ملزم کے پاس بغیر کسی اجازت نامے کے اپنے ماتم احاطے میں لکڑی کے خانے میں چھپائے ہوئے 3,960 گرام گانجا برآمد ہوا۔ اس لیے چارج۔"

مجسٹریٹ کا فیصلہ اس طرح ہے:

"فیصلہ، تاریخ 22 مارچ 1964: -ملزم پیش کیا گیا۔ جرم قبول کرتا ہے۔ مقدار بہت زیادہ ہے۔ , 3,960 گرام ایک لکڑی کے ڈبے میں چھپائے ہوئے۔ میں اسے مجرم قرار دیتا ہوں اور اسے ایک سال کی سخت قید اور ایک ماہ کی سخت قید میں 50 روپے کا جرمانہ ادا کرنے کی سزا دیتا ہوں۔ جائیداد ضبط کرلیں۔"

مدراس ممنوعہ قانون، 1937 (مدراس ایکٹ 10 آف 1937) کی دفعہ 4، جس میں 1958 کے مدراس ایکٹ 8 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، میں کہا گیا ہے:

"4. (1) جو بھی ہو-

(a) درآمد، برآمد، نقل وحمل یا شراب یا کوئی نشہ آور دوا رکھنا؛******* کو سزا دی جائے گی-***

(ii) کسی بھی دوسرے معاملے میں جس میں ایک سال تک کی مدت کے لیے قید اور جرمانے کے ساتھ جو دو روپے تک ہوسکتا ہے، لیکن عدالت کے فیصلے میں اس کے برعکس مذکور خصوصی اور مناسب وجوہات کی عدم موجودگی میں ایسی قید تین ماہ سے کم نہیں ہوگی اور ایسا جرمانہ پانچ سو روپے سے کم نہیں ہوگا، شق (a) کے تحت آنے والی شراب یا کسی نشہ آور منشیات کی درآمد، برآمد یا نقل وحمل کے جرم کی صورت میں:

(2) اس کا اندازہ اس وقت تک لگایا جائے گا جب تک کہ اس کے برعکس نہ دکھایا جائے-

(a) کہ ذیلی دفعہ (1) کی شق (a) سے (j) کے تحت کسی جرم کے ملزم شخص نے کسی شراب یا کسی نشہ آور دوا یا کسی اسٹیل، برتن، آلات یا ٹڈی کو ٹیپ کرنے یا شراب بنانے یا کسی نشہ آور دوا یا کوئی ایسا مواد جو عام طور پر ٹڈی کو ٹیپ کرنے یا شراب یا کسی نشہ آور دوا کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے یا کوئی ایسا مواد جس نے شراب یا کسی نشہ آور دوا کی تیاری کے لیے کوئی عمل انجام دیا ہو یا جس سے کوئی شراب یا نشہ آور دوا تیار کی گئی ہو جس کے قبضے کے لیے وہ تسلی بخش حساب نہیں دے سکتا، اور *************

موجودہ معاملے میں اس بات سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ مجسٹریٹ کی طرف سے فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 243 کے تقاضوں کی خلاف ورزی ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے:

"243. اگر ملزم تسلیم کرتا ہے کہ اس نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کا اس پر الزام ہے، تو اس کا

اعتراف اس کے استعمال کردہ الفاظ میں جتنا ممکن ہو درج کیا جائے گا؛ اور، اگر وہ کافی وجہ نہیں دکھاتا ہے کہ اسے مجرم کیوں نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے، تو مجسٹریٹ اسی کے مطابق اسے مجرم قرار دے سکتا ہے۔

مجسٹریٹ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ بینچ کلرک سری ایم سکومارا راؤ نے اپیل کنندہ کو جرم کی تفصیلات سمجھائی تھیں اور اپیل کنندہ کی طرف سے جرم کی درخواست کی عدالت میں اسی بینچ کلرک نے تشریح کی تھی۔ ریکارڈ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ کا داخلہ "اس کے استعمال کردہ الفاظ میں جتنا ممکن ہو" درج نہیں کیا گیا ہے، جیسا کہ فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 243 کے تحت ضروری ہے۔ یہ سچ ہے کہ 22 مارچ 1963 کے فیصلے میں مجسٹریٹ نے کہا ہے کہ اپیل کنندہ "جرم قبول کرتا ہے"، لیکن ریکارڈ میں اس بات کا کوئی اشارہ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے مجسٹریٹ کے سامنے کیا اعتراف کیا۔ ہماری رائے میں، فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 243 کے تقاضے لازمی ہیں اور ان دفعات کی خلاف ورزی مقدمے کی سماعت کو خراب کرتی ہے اور سزا کو قانونی طور پر کالعدم قرار دیتی ہے۔ اس دفعہ کی ضرورت محض ایک خالی رسمی حیثیت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ٹھوس معاملہ ہے جس کا مقصد انصاف کے مناسب انتظام کو محفوظ بنانا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ دفعہ کی شرائط کی سختی سے تعمیل کی جائے کیونکہ ملزم کے اپیل کے حق کا انحصار اس صورت حال پر ہوتا ہے کہ آیا اس نے قصوروار ہونے کا اعتراف کیا ہے یا نہیں اور اسی وجہ سے مقنّنہ کا مطالبہ ہے کہ ملزم کی طرف سے مجرم کی درخواست میں استعمال کیے گئے عین الفاظ، جتنا ممکن ہو، اس کی اپنی زبان میں درج کیے جائیں تا کہ کسی غلطی یا غلط فہمی کو روکا جا سکے۔ مدراس ہائی کورٹ نے کوئین ایمپریس بنام اریگاڈو میں فیصلہ دیا ہے کہ فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 243 میں طریقہ کار کی خلاف ورزی ملزم کی سزا کو کالعدم قرار دینے کے لیے کافی سنگین تھی۔ یہی نظریہ کلکتہ ہائی کورٹ نے شیلا بالا داسی بنام شہنشاہ میں اور الہ آباد ہائی کورٹ نے مکندی لال بنام ریاستی ریاست میں لیا ہے۔ ہماری رائے میں، یہ مقدمات صحیح طریقے سے اس نکتے پر قانون کا تعین کرتے ہیں۔

مدعا علیہ کی جانب سے یہ پیش کیا جاتا ہے کہ دفعہ 362(2)(A) کے تحت۔ فوجداری ضابطہ اخلاق یہ کافی تھا اگر مجسٹریٹ ملزم کے معائنے کے مواد کا میمورنڈم بنائے اور یہ کہ ملزم کے ذریعے استعمال کیے گئے اصل الفاظ کو ریکارڈ کرنا ضروری نہیں تھا۔ ہماری رائے میں، فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 362(2)(A) کا اس معاملے میں کوئی اطلاق نہیں ہے جہاں ملزم جرم قبول کرتا ہے اور اس طرح کے معاملے میں فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 243 کی خصوصی شق کو راغب کیا جائے گا۔ فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 243 ایک خاص نوعیت کا حامی تصور ہے اور تشریح کے اچھی طرح سے قائم کردہ اصول کے مطابق کہ

خصوصی شق کو فوقیت حاصل ہو گی اور فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ (A)(2)362 کی عمومی شق کو ختم کر دے گی۔ لہذا ہم اس نکتے پر مدعا علیہ کے لیے کزل کی دلیل کو مسترد کرتے ہیں۔

ان وجوہات کی بناء پر ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، اپیل کنندہ پر عائد سزا اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ کیس کو دوبارہ مقدمے کی سماعت کے لیے آٹھویں پریذیڈنسی مجسٹریٹ، مدراس کے پاس واپس جانا چاہیے اور قانون کے مطابق کسی نتیجے پر پہنچنا چاہیے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document